موضوع: دیوبندیوں، وہابیوں کا میلاد کو ناجائز ثابت کرتے ہوئے ایک تحریفانہ عبارت پیش کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دیوبندی اور وہابی جو سیرت کانفرنس کو تو بغیر دلیل جائز مانتے ہیں اور میلاد کو بغیر دلیل ناجائز وبدعت کہتے ہیں۔ پہلے تو ان کے پاس میلاد کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل نہیں تھی بس یہی ایک خود ساختہ دلیل بنائی ہوئی تھی کہ جو کام صحابہ نہ کریں بدعت ہوتی ہے اس لیے میلاد بدعت ہے (حالانکہ سیرت کانفرنس بھی صحابہ سے ثابت نہیں ہے) اب کچھ وہابیوں نے ایک مستند بزرگ حضرت ابن امیر الحاج (سالِ وفات:737ھ) رحمة الله علیه کی کتاب "اَلْمَدْخَل" سے ایک عبارت میلاد کے ناجائز وبدعت ہونے پر دی ہے، وہ عبارت پیش خدمت ہے:"ومن جملة ما أحدثوه من البدع مع اعتقادهم أن ذلك من أكبر العبادات وإظهار الشعائر ما يفعلونه فی شهر ربيع الأول من مولد وقد احتوى على بدع ومحرمات" ترجمہ: من جملہ ان بدعات میں سے جن کو لوگ بہت بڑی عبادت اور شعارِ دین سمجھ کر کرتے ہیں، وہ افعال ہیں جو ربیع الاول کے مہینہ میں ولادت حضور کے موقع پر لوگ کرتے ہیں اور بے شک یہ افعال کئی بدعتوں اور حرام کاموں پر مشتمل ہیں۔

یہ عبارت دیوبندیوں کے دارالافتاء، دیوبند، انڈیا اور جامعہ بنوریہ کراچی کی ویب سائٹ پر ان کے فتاوی میں ہے اور وہابی مولوی احسان الٰہی ظہیر کی کتاب "البريلوية" کے صفحہ 131 پر بھی ہے۔ اس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟ نیز اگر چند مستند علمائے کرام - جن کو دیوبندی اور وہابی بھی اپنا پیشوا مانتے ہوں - ان سے میلاد النبی صلی الله علیه وآله وسلم منانے کا ثبوت مل جائے تو بہت اچھا ہو گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دیوبندی وہابیوں نے ہمیشہ کی طرح نامکمل عبارت پیش کر کے تحریفانہ انداز میں اپنے باطل نظریات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت ابنِ امیر الحاج (سالِ وفات:737ھ) رحمۃ اللہ علیہ بد مذہبوں کی طرح میلاد شریف کو ناجائز و بدعت کہنے کے قائل نہ تھے بلکہ وہ اس میں ہونے والی خرافات (جیسے گانے باجوں) کی مذمت کر رہے ہیں اور آگے میلاد النبی صلی الله علیه وآله وسلم کے منانے کی ترغیب دی تھی بلکہ ایک پوری فصل میلاد النبی کی شان پر بنام "فصل: فی خصوصية مولد الرسول بشهر ربيع الأول" لکھی۔

وہابی دیوبندیوں کی پیش کردہ عبارت کے ساتھ ہی وہ فرماتے ہیں:" فمن ذلك استعمالهم المغاني ومعهم آلات الطرب من الطار المصرصر والشبابة وغير ذلك مما جعلوه آلة للسماع ومضوا في ذلك على العوائد الذميمة في كونهم يشتغلون في أكثر الأزمنة التي فضلها الله تعالى وعظمها ببدع ومحرمات ولا شك أن السماع في غير هذه الليلة فيه ما فيه. فكيف به إذا انضم إلى فضيلة هذا الشهر العظيم الذي فضله الله تعالى وفضلنا فيه بهذا النبي صلى الله عليه وسلم الكريم على ربه عز وجل ... فكان يجب أن يزاد فيه من العبادات والخير شكرا للمولى سبحانه وتعالى على ما أولانا من هذه النعم العظيمة ... ألا ترى أن صوم هذا اليوم فيه فضل عظيم لأنه صلى الله عليه وسلم ولد فيه. فعلى هذا ينبغي إذا دخل هذا الشهر الكريم أن يكرم ويعظم ويحترم الاحترام اللائق به وذلك بالاتباع له صلى الله عليه وسلم في كونه عليه الصلاة والسلام كان يخص الأوقات الفاضلة بزيادة فعل البر فيها وكثرة الخيرات "ترجمہ: پس ان قباحتوں میں سے لوگوں کا اس مہینے گانے باجوں، آلات موسیقی جیسے ڈھول، بانسری، گٹار وغیرہ کا استعمال کرنا ہے۔ جن اوقات کو اللہ پاک نے فضیلت اور عظمت عطا فرمائی لوگوں نے ان میں بدعتوں اور حرام کاموں میں مشغول ہو کر بری عادتوں کا ارتکاب کیا، اس بات میں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ اس عظمت والی رات کے علاوہ عام دنوں میں جس طرح محفلِ سماع رائج ہے (کہ اس میں ناجائز کاموں کا ارتکاب کیا جاتا ہے) تو اس رات میں اس کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے؟! بالخصوص تب جب کہ اس رائج سماع کا تعلق اس عظمت والے مہینے کے ساتھ جوڑا جائے کہ جس کو اللہ پاک نے فضیلت عطا فرمائی اور ہمیں بھی اس مبارک مہینے میں فضیلت سے نوازا گیا اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جو اپنے رب کے ہاں عزت والے ہیں۔ لہذا لازم ہے کہ اس مبارک مہینے میں عبادات اور بھلائی والے کاموں میں اضافہ کیا جائے اللہ جل شانہ کا شکر بجالاتے ہوئے کہ اس نے ہمیں ان عظیم نعمتوں سے برتری سے نوازا۔ کیا تو دیکھتا نہیں ہے کہ اس دن میں روزہ رکھنا بڑی فضیلت کا کام ہے اس لیے کہ اس بابرکت دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی، لہذا اسی پر چاہیے کہ جب یہ احترام والا مہینہ آئے تو اس کی خوب تعظیم و توقیر کی جائے اور احترام کیا جائے جو اس کے لائق ہو اور یہ کام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی فضیلت والے اوقات میں خاص طور پر نیکی والے کام زیادہ کرتے اور بہت زیادہ خیرات کرتے تھے۔

(المدخل، فصل: فی مولد النبي والبدع المحدثة فيه، جلد2، صفحة2-3، دار التراث، بيروت)

ثابت ہوا کہ وہابی جس بزرگ کی عبارت کو دلیل بنا کر میلاد کو ناجائز و بدعت ثابت کر رہے ہیں وہ واضح تحریف اور بددیانتی ہے۔ وہ بزرگ خود میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائل تھے البتہ اس میں ہونے والی چند غیر شرعی

حرکات کی **مذمت** کر رہے ہیں اور وہ **مذمت** اہل سنت علمائے کرام بھی کرتے ہیں کہ میلاد میں گانے باجے، میوزک والی نعتیں، قوالیاں یہ سب جائز نہیں۔ مزید چند حوالہ جات میلاد شریف کے ثبوت پر دیوبندیوں، وہابیوں کے پیشواؤں سے پیش خدمت ہیں:

دیوبندیوں کی کتاب "اَلْمُهَنَّد" میں ہے:

"سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں... ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر وبرکت ہے... **کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا۔**" (اَلْمُهَنَّد عَلَى الْمُفَنَّد، صفحہ 54-53، المیزان ناشران تاجران کتب، لاہور)

دیوبندیوں کے **پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب** فرماتے ہیں:

"مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔" (کلیاتِ اِمدادیہ، فیصلہ ہفت مسئلہ، صفحہ 81)

دیوبندیوں کا امام **اشرف علی تھانوی** محفل میلاد کے متعلق کہتا ہے:

"اس کے متعلق پہلے میرا یہ خیال تھا کہ اس محفل کا اصل کام ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سب کے نزدیک خیر و سعادت اور مستحب ہی ہے۔ البتہ اس میں جو منکرات اور غلط رسمیں شامل کر دی گئی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہئے۔ **اصل امر محفل مستحب کو ترک نہیں کرنا چاہئے** اور یہ دراصل ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کا مسلک تھا۔ حضرت کی غایت شفقت وعنایت اور محبت کے سبب میرا بھی ذوق یہی تھا اور یہی عام طور پر صوفیائے کرام کا مسلک ہے۔ حضرت مولانا رومی بھی اسی کے قائل ہیں۔" (مجالسِ حکیم الامت، صفحہ 160، دارالاشاعت، کراچی)

دیوبندیوں، وہابیوں اور اہل سنت سب کے نزدیک ایک **مستند شخصیت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی** رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے دور میں مکہ پاک میں ہونے والے میلاد کی منظر کشی کرتے ہوئے "فُيُوْضُ الْحَرَمَيْن" میں فرماتے ہیں:

"مکہ معظمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولود مبارک میں تھا۔ میلاد شریف کے روز اور لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے وہ معجزے جو آپ کی وقت ولادت ظاہر ہوئے تھے اور وہ مشاہدے جو نبوت سے پہلے ہوئے تھے۔ تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی انوار ظاہر ہوئے ہیں، یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ فقط روح کی آنکھوں سے۔ خدا جانے یہ کیا امر تھا ان آنکھوں سے دیکھا یا روح

کی پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان ملائکہ کا ہے جو ایسی مجلسوں اور مشاہد پر موکل و مقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ اور انوارِ رحمت ملے ہوئے ہیں۔"

(فیوض الحرمین مع اردو ترجمہ سعادت کونین، صفحہ 133، شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدر آباد)

مزید شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے والد **شاہ عبد الرحیم** رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے میلاد شریف منانے اور اس میں لنگر تقسیم کرنے کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"میرے والد گرامی فرماتے تھے کہ میں یوم میلاد کے موقع پر کھانا پکوایا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک سال کوئی چیز میسر نہ آسکی کہ کھانا پکواؤں، صرف بھُنے ہوئے چنے موجود تھے، چنانچہ یہی چنے میں نے لوگوں میں تقسیم کئے۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماہیں، یہی چنے آپ کے سامنے رکھے ہیں اور آپ نہایت خوش اور مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔" (رسائل شاہ ولی اللہ دہلوی، جلد 1، صفحہ 354، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور)

کتاب "مُخْتَصَرُ سِيْرَةِ الرَّسُوْل صلى الله عليه وآله وسلم" میں فرقہ وہابیت کے امام ابنِ عبد الوہاب نجدی کا بیٹا **عبد اللہ بن الشیخ محمد** لکھتا ہے:

"وأرضعته صلى الله عليه وآله وسلم ثويبة عتيقة أبى لهب ،أعتقها حين بشرته بولادته صلى الله عليه وآله وسلم وقد روى أبو لهب بعد موته فى النوم فقيل له: ما حالک؟ فقال : فى النار إلّا أنه خفف عنى كل اثنين وامصّ من بين أصبعيّ هاتين ماء -وأشار برأس أصبعه- وأن ذلک بإعتاقى ثويبة عند ما بشرتنى بولادة النبى صلى الله عليه وآله وسلم وبإرضاعها له قال ابن الجوزى : فاذا كان هذا أبو لهب الكافر الذى نزل القرآن بذمه جُوزِي بفرحه ليلة مولد النبى صلى الله عليه وآله وسلم به فما حال المسلم للمو حد من أمته صلى الله عليه وآله وسلم يسرّ بمولده؟ "ترجمہ: حضور علیہ السلام کو حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے دودھ پلایا جو ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ ابولہب نے اس کو تب آزاد کیا جب اس نے ابولہب کو حضور علیہ السلام کے پیدائش کی خوشخبری سنائی تھی۔ ابولہب کے مرنے کے بعد کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں آگ میں ہوں لیکن ہر پیر کو عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور شہادت کی انگلی سے پانی نکلتا ہے جسے چوستا ہوں۔ یہ وہ انگلی ہے جس سے میں نے ثویبہ کو ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری سنانے اور دودھ پلانے کے سبب آزاد کیا تھا۔ ابن جوزی نے فرمایا: ابولہب وہ کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن کی سورت نازل ہوئی جب اسے حضور علیہ السلام کی ولادت

کی رات خوشی منانے سے عذاب میں کمی کر دی گئی تو اس مسلمان امتی کا کیا حال ہو گا جو حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی منائے گا۔ (مُخْتَصَرُ سِیْرَةِ الرَّسُوْل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، صفحۃ 13،المکتبۃ السلفیۃ ،لاھور 1979ء)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے "**مدارج النبوۃ**" اور علامہ جزری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی اپنے رسالۂ میلاد شریف میں اس واقعہ کو لکھا ہے اور اس کے بعد یہ لکھا ہے:

" إذا كان هذا أبو لهب الكافر الذى نزل القرآن بذمه جُوزِيَ فى النار بفرحه ليلة مولد النبى صلى الله تعالى عليه وسلم به فما حال المسلم للمو حد من أمته صلى الله تعالى عليه وسلم ...إلى آخره"ترجمہ:جب یہ حال ابو لہب جیسے کافر کا ہے جس کی مذمت میں قرآن نال ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی شب خوشی منانے کی وجہ سے اس کو بھی قبر میں بدلہ دیا گیا تو آپ کے موحد و مسلمان امتی کا کیا حال ہو گا؟!

(المواهب اللدنية، المقصد الأول، ذكر رضاعه صلى الله عليه وسلم، جلد، صفحة 89، المكتبة التوفيقية)

امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب "**اَلْحَاوِی لِلْفَتَاوی**" میں میلاد شریف کی اصل ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سئل شيخ الإسلام حافظ العصر أبو الفضل ابن حجر عن عمل المولد، فأجاب بما نصه : أصل عمل المولد بدعة لم تنقل عن أحد من السلف الصالح من القرون الثلاثة ، ولكنها مع ذلك قد اشتملت على محاسن وضدها، فمن تحرى فى عملها المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة وإلا فلا، قال: وقد ظهر لى تخريجها على أصل ثابت وهو ما ثبت فى الصحيحين من أن النبى صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء ، فسألهم فقالوا: هو يوم أغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه شكرا لله تعالى ، فيستفاد منه فعل الشكر لله على ما منّ به فى يوم معين من إسداء نعمة أو دفع نقمة ، ويعاد ذلك فى نظير ذلك اليوم من سنة"ترجمہ:شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے میلاد شریف میں ہونے والے افعال کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:اصل میں میلاد بدعت ہے کہ قرون ثلاثہ کے سلف صالحین سے منقول نہیں ہے، لیکن یہ اچھے اور ناپسندیدہ افعال پر مشتمل ہے اگر کوئی میلاد میں اچھے اعمال کرے اور غیر شرعی افعال(جیسے گانے باجے ،میوزک والی اور ذکر والی نعتوں وغیرہ) سے بچے تو میلاد بدعت حسنہ ہے ورنہ نہیں۔اور فرمایا کہ مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ میلاد کی اصل ثابت ہے اور اس دلیل بخاری و مسلم کی وہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے اور دیکھا کہ یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں، تو ان سے اس کی وجہ پوچھی تو یہودیوں نے کہا کہ اس دن فرعون غرق ہوا، موسی علیہ السلام نے اس سے نجات پائی تو ہم اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کے لیے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ جس معین دن میں کوئی نعمت ملے یا کوئی مصیبت دور ہو اس دن اللہ عزوجل کا شکر کرنا درست ہے اور ہر سال اس دن کو منانا اس واقعہ کی یاد تازہ کرنا ہے۔

(الحاوي للفتاوي بحواله ابن حجر، حسن المقصد فى عمل المولد، جلد1، صفحة 229، دار الفكر، بيروت)

امام نور الدین حلبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه امام ابن حجر ہیتمی اور امام نووی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا کے حوالے سے **"إنسان العيون"** میں لکھتے ہیں:

"وقد قال ابن حجر الهيتمي: والحاصل أن البدعة الحسنة متفق على ندبها، وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك أي بدعة حسنة، ومن ثم قال الإمام أبو شامة شيخ الإمام النووي: ومن أحسن ما ابتدع في زماننا ما يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف وإظهار الزينة والسرور، فإن ذلك مع ما فيه من الإحسان للفقراء مشعر بمحبته صلى الله عليه وسلم وتعظيمه في قلب فاعل ذلك، وشكر الله على ما منّ به من إيجاد رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي أرسله رحمة للعالمين" ترجمہ: ابن حجر ہیتمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: خلاصہ کلام یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ میلاد شریف کرنا اور اس کے لئے لوگوں کا اجتماع بھی بدعتِ حسنہ ہی ہے۔ اسی وجہ سے امام نووی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے شیخ امام ابو شامہ نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں لوگوں نے جو اچھے کام شروع کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ ہر سال میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن صدقات کرتے ہیں، نیک اعمال کرتے ہیں، خوشی اور زینت کا اظہار کرتے ہیں؛ کیونکہ اس میں غریب مسلمانوں سے احسان و بھلائی کرنے کے ساتھ ساتھ یہ اعمال اس کرنے والے کے دل میں حضور علیہ السلام کی محبت و عظمت ہونے کی علامت ہے اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جیسی نعمت عطا فرمائی جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

(إنسان العيون، باب تسميته صلى الله عليه وسلم محمدا وأحمد، جلد1، صفحة 123، دار الكتب العلمية، بيروت)

امام ابو الخیر سخاوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه تحریر فرماتے ہیں:

"لم يفعله أحد من السلف في القرون الثلاثة، وإنما حدث بعد، ثم لا زال أهل الإسلام من سائر الأقطار والمدن يشتغلون فى شهر مولده صلى الله عليه ووسلم بعمل الولائم البديعة المشتملة على الامور البهجة

الرفيعةويتصدقون فی لياليه بأنواع الصدقات ويظهرون السرورَ ويزيدون فی المبرات ويهتمون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم"ترجمہ: میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا بعد میں ایجاد ہوا پھر اہل اسلام تمام اطراف واقطار اور شہروں میں بماہ ولادت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمدہ اعمال پر مشتمل محافل منعقد کرتے ہیں اور اس ماہ مبارک کی راتوں میں قسم قسم کے صدقات اور فرحت و سرور کا اظہار کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ نیکیاں بجالاتے ہیں، اور ولادتِ مصطفی کا تذکرہ کرنے کا باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں اور اس کی برکت سے ان پر فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے۔(إنسان العيون بحوالة السخاويّ، جلد1، صفحة 83، المكتبة الإسلامية، بيروت)

تفسیر روح البیان میں ہے:

"ومن تعظيمه عمل المولد إذا لم يكن فيه منكر قال الامام السيوطي قدس سره يستحب لنا اظهار الشكر لمولده عليه السلام ... وقد قال ابن حجر الهيثمي ان البدعة الحسنة متفق على ندبها وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك اى بدعة حسنة قال السخاوي لم يفعله أحد من القرون الثلاثةوانما حدث بعد ثم لا زال اهل الإسلام من سائر الأقطار والمدن الكبار يعملون المولد ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر من بركاته عليهم كل فضل عظيم قال ابن الجوزي من خواصه انه أمان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام وأول من أحدثه من الملوك صاحب اربل وصنف له ابن دحية رحمه الله كتابا في المولد سماه التنوير بمولد البشير النذير فأجازه بألف دينار وقد استخرج له الحافظ ابن حجر أصلا من السنة وكذا الحافظ السيوطي وردّا على الفاكهاني المالكي في قوله ان عمل المولد بدعة مذمومة "ترجمہ: میلاد شریف کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے جبکہ وہ بُری باتوں سے خالی ہو۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ میلاد شریف کرنا اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بھی اسی طرح بدعت حسنہ ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا بعد میں ایجاد ہوا پھر ہر طرف کے اور ہر شہر کے مسلمان ہمیشہ میلاد شریف کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ طرح طرح کا صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پڑھنے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ اس مجلس پاک کی برکتوں سے ان پر اللہ عزوجل کا بڑا ہی فضل ہوتا ہے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اس کی برکت سے امن رہتا ہے اور اس میں مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ہے۔ سب سے پہلے اس عمل کو شروع کرنے

والا شخص "اربل کا بارشاہ" ہے اور ابنِ دخیہ نے اس کے لئے میلاد شریف سے متعلق ایک کتاب لکھی جس کا نام" التنویر بمولد البشیر النذیر (یعنی:بشیر ونذیر ہستی کی ولادت کے صدقے (دلوں کو) روشن ومنور کرنا)"رکھا اوراس پر بادشاہ نے بطورِ انعام ان کو ہزار اشرفیاں دیں۔ حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے سنت سے اس کی اصل ثابت کی ہے اور ان دونوں بزرگوں نے میلاد شریف کو "بدعت سیئہ (بری بدعت)" کہنے والے فاکہانی مالکی کا رَد کیا ہے۔

(تفسیر روح البیان ، سورۃ الفتح، الآیۃ:28، جلد9، صفحۃ 56، دار الفکر ، بیروت)

الحمدللہ عزوجل! ہم نے مستند سابقہ علمائے کرام سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ وہابی دیوبندی کے پیشواؤں سے بھی میلاد کا مستحب و بابرکت ہونا ثابت کیا ہے۔ وہابی دیوبندی ساری زندگی لگے رہیں کسی ایک مستند عالم کا قول میلاد کے ناجائز وبدعت ہونے پر پیش نہیں کرسکتے۔ یہ اسی طرح تحریفانہ انداز میں دلیل دے کر اور اپنا خود ساختہ بدعت کا باطل اصول پیش کرکے اپنے فرقوں کو راضی رکھتے ہیں اور وہ کم عقل سیرت کانفرنس کو جائز وثواب سمجھتے ہوئے اس میں مال بھی خرچ کرتے ہیں اور مولویوں کی جیبیں بھی گرم کرتے ہیں اور میلاد کوناجائزوبدعت کہہ کر گناہ گار ہوتے رہتے ہیں۔

واللہ اعلم عزّوجلّ **ورسولہ اعلم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو احمد مفتی محمد اَنَس رضا قادری

08ربیع الاول1444ھ/25ستمبر2023ء